www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر و نظر

افغانستان اور سوڈان میں امریکی جارحیت

عالم اسلام کے لئے چیلنج اور لمحہ فکریہ

۲۰ اور ۲۱ اگست کی درمیانی رات کو امریکہ نے افغانستان کے متعدد مقامات پر اور سوڈان کی ایک دواساز فیکٹری پر بمباری کر کے جس بربریت، بہیمیت اور دہشت گردی کا بدترین مظاہرہ کیا ہے، وہ عالم اسلام کی آنکھیں کھول دینے کیلئے کافی ہونا چاہئے۔ امریکہ نے اس درندگی کا مظاہرہ کر کے

- ایک تو جارحیت کا ارتکاب کیا۔
- دوسرے ان کی خود مختاری کو پامال کیا۔
- تیسرے بلا ثبوت اور بے جواز کاروائی کی۔

یوں نہایت بے شرمی اور ڈھٹائی سے بین الاقوامی قوانین اور ضابطوں کو پامال کیا۔

امریکہ کی طرف سے اس بہیمانہ کاروائی کے جواز میں کہا جا رہا ہے کہ کینیا اور تنزانیہ میں امریکہ کے دو سفارت خانوں کو بم کے دھماکوں سے جو اڑایا گیا ہے، اس میں اسامہ بن لادن بھی ملوث ہے جو افغانستان میں مقیم ہے، اسی کو ختم کرنے کیلئے یہ کاروائی کی گئی۔ لیکن اس کے برعکس جہادی تنظیموں کا یہ موقف ہے کہ اسامہ بن لادن ایک عظیم مجاہد اور نہایت دلیر کمانڈر ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے مال و دولت سے بھی نوازا ہے اور جذبہ جہاد سے بھی سرشار کیا ہے۔ یوں وہ کفر کے مقابلے میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کر رہا ہے۔ اور یہ آج کی بات نہیں ہے بلکہ گذشتہ کئی سالوں سے وہ مسلسل برسرپیکار اور جہاد کی سرپرستی اور قیادت کر رہا ہے۔

اس دور میں ایسے شیر دل مجاہد نہایت کمیاب ہیں۔ اس اعتبار سے اسامہ بن لادن عالم اسلام کا ایک عظیم سرمایہ اور ملتِ اسلامیہ کا ایک ہیرو ہے۔ بالخصوص افغانستان میں وہ مہمان مجاہد کے طور پر مقیم ہے، جس کی حفاظت کرنا عالم اسلام کا بالعموم اور افغانستان کا بالخصوص اخلاقی اور مذہبی فریضہ ہے۔

وہ دہشت گرد ہے نہ دہشت گردوں کا سرپرست اور معاون، وہ صرف مجاہد اور مجاہدین کا معاون

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور دہشت گردی اور جہاد میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ جہاد صرف اللہ کی رضا کیلئے کیا جاتا ہے، اس لئے اس میں ان شرطوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے جو شریعت اسلامیہ نے بتلائی ہیں۔ مثلاً بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کو قتل نہیں کرنا، بلکہ صرف ان کافروں کو مارنا ہے جو جنگ میں حصہ لیتے اور لڑنے کے قابل ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ بے گناہ شہریوں کو دہشت گردی کا نشانہ بنانا، قطعاً جہاد نہیں ہے، بلکہ ایک ظالمانہ کاروائی ہے جس سے شریعت نے نہایت سختی سے روکا ہے۔ اس لئے یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ ایک مجاہد دہشت گردی کی ظالمانہ کاروائی کرے یا اس میں کس قسم کا حصہ لے۔ کیونکہ اس سے اس کا عظیم عمل "جہاد" برباد ہو جاتا ہے جو کوئی بھی مجاہد پسند کرتا ہے، نہ کر سکتا ہے۔

امریکہ نے یہ کاروائی بلاجواز کی ہے اور وہ ابھی تک اپنے دعوے کا ثبوت پیش کرنے سے قاصر رہا ہے، جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ نشۂ طاقت میں مخمور ایک پولیس مین یا دادا گیری کا کردار ادا کرنا چاہتا ہے۔ اس نے اپنی طاقت کے گھمنڈ میں اس بات کی بھی کوئی پروا نہیں کی کہ عالم اسلام سے اس کے دوستانہ تعلقات و روابط ہیں اور اس بلاجواز کاروائی بلکہ کھلی دہشت گردی سے یہ تعلقات متاثر ہوں گے۔

پاکستان سمیت پورے عالم اسلام کیلئے یہ صورت حال ایک لمحۂ فکریہ ہے۔ اس نے یہ کاروائی کر کے پورے عالم اسلام کی غیرت کو چیلنج کیا ہے، یہ حملہ صرف اسامہ بن لادن یا افغانستان پر نہیں ہے، بلکہ عالم اسلام پر حملہ ہے، اس کی غیرت پر حملہ ہے اور اس کے وقار اور خود مختاری پر حملہ ہے۔ اگر عالم اسلام نے اس پر بھرپور احتجاج کر کے اس کو معذرت خواہی اور آئندہ ایسی مذموم حرکت نہ کرنے کا عہد کرنے پر مجبور نہ کیا، تو پھر کسی بھی اسلامی ملک کی حفاظت کی ضمانت نہیں دی جا سکے گی۔ اس مرگ آسا سکوت پر اس کی شوخ چشمانہ جسارتوں میں اضافہ اور ناپاک عزائم میں مزید پختگی آجائے گی۔

اس لئے اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ تمام مسلمان ملکوں کے سربراہ سر جوڑ کر بیٹھیں، سربراہی کانفرنس کا اجلاس فوری طور پر طلب کیا جائے اور اس میں امریکہ کی مذکورہ کاروائی کی مذمت اور آئندہ اس کا اعادہ کرنے پر اس کو سخت تنبیہ کی جائے۔ نیز افغانستان کے ساتھ یکجہتی کا اظہار اور اس کی حفاظت و سالمیت کا عہد کیا جائے۔

افغانستان میں طالبان کی کامیابی، ایک طرف تو خود افغانستان کی وحدت و سالمیت کی ضمانت ہے، ان کی مکمل کامیابی سے افغانستان کی تقسیم کا خواب بکھر کر رہ جائے گا (ان شاء اللہ) دوسرے، ان کے ذریعے سے افغانستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کی بڑی توقع ہے۔ جیسا کہ بہت سے علاقوں میں انہوں نے اسلامی حدود نافذ کر دی ہیں اور اس کی برکت سے وہاں امن و امان قائم ہو گیا ہے۔ بنابریں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ